CPL 61
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
PH: 0092 4524 213029
سوموار 16 اکتوبر 2000ء- 17 رجب 1421 ہجری- 16- اخاء 1379 ھش جلد 50-85 نمبر 236

باہمی اصلاح کا طریق

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-
تم میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے آئینہ ہے- اگر کوئی اپنے بھائی میں کوئی عیب دیکھے تو اس سے وہ عیب دور کردے-

(جامع ترمذی کتاب البر والصلة باب شفقة المسلم علی المسلم حدیث نمبر 1852)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بد بخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 12، 13)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ اپنے حسب نسب کو پہچانو تاکہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرسکو کیونکہ صلہ رحمی خاندان والوں کے ساتھ محبت کا ذریعہ ہے اور مال میں برکت کا سبب اور عمر میں درازی کا ذریعہ ہے۔ اب یہ بھی سوچنے کی باتیں ہیں کہ صلہ رحمی مال میں برکت اور عمر میں درازی کا ذریعہ کیسے ہو گئی۔ اصل میں جب صلہ رحمی کی جائے تو ایک دوسرے کے حالات پر نظر رکھی جاتی ہے اور ان کی غربت کو دور کرنے کے لئے جن کو توفیق ہو وہ ضرور کچھ خرچ کرتے ہیں تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے خاندان کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔ پھر فرمایا کہ عمر بھی لمبی ہوتی ہے تو جو ہر وقت آپس میں جھگڑتے رہتے ہیں ان کی تو سر کھپائی سے عمر کم ہو جاتی ہے، بیماریاں لگ جاتی ہیں، مصیبت پڑ جاتی ہے تو پر امن زندگی سے بہتر لمبی زندگی نہیں ہو سکتی۔ پس صلہ رحمی کے نتیجے میں معاشرے کو یہ امن نصیب ہوتا ہے۔(-)

صحیح مسلم کتاب البر والصلہ سے یہ روایت لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ تعلق توڑتے ہیں۔ میں ان سے احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی سے پیش آتے ہیں۔ میں ان سے درگزر اور بردباری سے کام لیتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا تو گویا تو ان کو گرم راکھ کھلاتا ہے۔ اب یہاں گرم راکھ کھلاتا ہے لفظی ترجمہ ہے۔ یہ ایک محاورہ ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ ان کے منہ میں خاک ڈالتا ہے تو اس لحاظ سے بامحاورہ ترجمہ تو یہی بنے گا مگر چونکہ عربی لفظ میں گرم راکھ کا ذکر ہے اس لئے میں نے لفظی ترجمہ وہی بیان کر دیا۔ پھر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی تکلیفوں اور برائی کو دفع کرنے والا ایک مددگار ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گا جب تک کہ تم اس صفت پر قائم رہو گے۔ یعنی جو لوگ صلہ رحمی کرتے ہیں اور مقابل پہ رشتے داروں کی زیادتیوں کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔ تو جہاں تک ان کی ایذا رسانی کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ساتھ ضرور ان کی بدیوں اور ان کی شرارتوں سے بچانے والا کوئی فرشتہ مقرر رکھے گا اور خدا تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گا۔

صحیح بخاری کتاب البر والصلہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا احسان کے بدلے میں احسان کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ قطع کیا جائے تو وہ اس کو بھی جوڑے۔ ورنہ رشتے دار ایک دوسرے سے جو عام حسن سلوک کرتے رہتے ہیں اس کے مقابل پر حسن سلوک کرنا ایک طبعی فعل ہے، نہ کریں تب ان سے حسن سلوک کرو اس کو حقیقت میں صلہ رحمی کہا جاتا ہے۔

(خطبہ فرمودہ 18 فروری 2000ء الفضل 16 مئی 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کلاس معلمین وقف جدید

○ ایسے نوجوان جو میٹرک پاس ہوں اور خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہیں۔ وہ بطور معلم وقف جدید زندگی وقف کریں اور اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف مقامی صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ 15- نومبر 2000ء تک دفتر وقف جدید میں پہنچانے کا انتظام کریں۔
نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ تعلیم۔ میٹرک سند کی فوٹو کاپی۔ دینی تعلیم۔ عمر۔ تاریخ بیعت۔ جماعتی خدمت۔ درخواست دہندہ کا میٹرک میں کم از کم "C" گریڈ یا سیکنڈ ڈویژن ہونا لازمی ہے
انٹرویو مورخہ 20- نومبر 2000ء بروز سوموار بوقت 9 بجے صبح دفتر وقف جدید میں ہو گا۔
میٹرک کی اصل سند ہمراہ لاویں۔
(ناظم ارشاد وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 109

ریکارڈ شدہ 21 مئی 2000ء
مرتبہ: حافظ عبدالحلیم صاحب

ملازمت میں ترقی

حضرت منشی اروڑے خان صاحب اپنی زندگی کی تمام ترقیات کی وجہ حضرت اقدس کی خاص دعا کو قرار دیا کرتے تھے۔ حضرت منشی صاحب ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اور بچپن ہی سے آپ کو چوب کاری کے کام پر لگا دیا گیا۔ لیکن اسی دوران والد کی وفات ہوگئی تو آپ نے کچھ مزید آمد پیدا کرنے کے لئے کچہری میں مذکوری (رضاکار خادم) کا کام شروع کر دیا۔ بعد ازاں آپ چپڑاسی' پھر خوانده چپڑاسی اور پھر ترقی پا کر اہلمد مقرر ہوئے۔ جب حضرت اقدس مسیح موعود نے آپ کا ذکر ازالہ اوہام میں فرمایا۔ تو آپ نقشہ نویس تھے۔ جس کے بعد سر رشتہ دار بنائے گئے۔ اور پھر ترقی کرتے ہوئے نائب تحصیلدار اور پھر تحصیلدار کے عہدے تک پہنچے۔ 1914ء میں بوقت پنشن آپ ریاست کپورتھلہ کی تحصیل بنگوال میں تحصیلدار تھے۔ پس ایسا شخص جس نے ملازمت کا آغاز معمولی حیثیت سے کیا تھا۔ وہ مسیح موعود کی دعاؤں کی برکت سے تحصیلدار کے معزز عہدے پر فائز ہوا۔

ایک روپیہ کی برکت

حضرت حافظ حامد علی صاحب پہلی دفعہ 1878ء اور 1880ء کے درمیان کسی وقت قادیان تشریف لائے تھے۔ قادیان سے واپس جا کر آپ کو خطرناک پیچش ہوگئی۔ اور جلد ہی دوبارہ قادیان آگئے۔ جہاں حضرت اقدس کے عِلاج اور دعاؤں سے شفا پائی۔ اس کے بعد آپ نے حضرت اقدس کی خدمت کو اپنا شعار بنالیا۔ تو حضور نے آپ کی تنخواہ ایک روپیہ مقرر فرمائی (فرمایا اس زمانے میں سوچو ذرا تم ایک روپے پہ ہو سکتی ہو ملازم؟ اگر حضرت مسیح موعود کے ہاتھ کا ایک روپیہ ہو تو ابھی بھی منظور ہے) حضرت حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے اس ایک روپیہ میں جو میں نے برکت دیکھی ہے اس کے بعد زندگی میں بڑی بڑی ملازمتوں میں بھی ایسی برکت نہیں دیکھی۔

آنکھوں کی صحت

ایک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی روایت ہے کہ حافظ نبی بخش صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ میں ایک دفعہ بوجہ کمزوری نظر حضرت خلیفہ اول کے پاس علاج کے لئے حاضر ہوا۔

حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ شاید موتیا اترے گا۔ میں نے دوا اور ڈاکٹروں سے بھی آنکھوں کا معائنہ کروایا۔ سب نے یہی کہا کہ موتیا اترے گا۔ تب میں مضطرب اور پریشان ہو کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور تمام حال عرض کر دیا۔ حضور نے الحمدللہ پڑھ کر میری آنکھوں پر دست مبارک پھیر کر فرمایا۔ "میں دعا کروں گا۔"

اس کے بعد نہ وہ موتیا اترا۔ اور نہ ہی کبھی نظر کمزور ہوئی۔

تمغہ مل گیا

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کی روایت جو حضرت خلیفہ اول کے متعلق بیان کرتے ہیں۔

ایک دن آپ نے فرمایا کہ ایک احمدی فوجی انڈین آفیسر ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کہ حضور آپ دعا کریں۔ کہ میں لڑائی میں بھی نہ جاؤں۔ اور مجھے تمغہ بھی مل جائے۔ میں نے کہا ہمیں تو آپ کے کوائف کا علم نہیں ہے۔ معلوم نہیں کہ تمغہ کس طرح ملا کرتا ہے۔ اس نے کہا میڈل اسے ملتا ہے۔ جو لڑائی میں جائے۔ میں نے کہا پھر آپ کو بغیر لڑائی میں جائے کیونکر مل سکتا ہے وہ کہنے لگے دعا کریں۔ ہم نے کہا اچھا ہم دعا کریں گے کچھ عرصے کے بعد وہ آئے اور بتلایا کہ حضور کی دعا سے مجھے تمغہ مل گیا ہے اور دریافت کرنے پر بتلایا کہ میں بیس کیمپ میں تھا۔ میرے نام حکم پہنچا کہ لڑائی کے میدان میں پہنچو۔ میں ڈرا مگر چل پڑا۔ ابھی تھوڑی دور ہی گیا تھا مگر وہ سرحد پار کر چکا تھا جس سرحد پہ لڑائی ہو رہی تھی۔ اور سرحد پار کرتے ہی لڑائی ختم ہو گئی۔ سرحد کو عبور کرنے پر ایک فوجی افسر تمغہ کا حقدار متصور ہو جایا کرتا تھا۔ پھر حکم ملا کہ واپس چلے جاؤ۔ صلح ہو گئی ہے۔ اور لڑائی بند ہے۔

فرمایا:۔ اس طرح خلیفۃ المسیح الاول کی دعا سے وہ لڑائی میں بھی شامل نہ ہوا اور تمغہ بھی مل گیا۔

بارش بند ہونے کی دعا

چوہدری غلام محمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ 1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی۔ جس سے قادیان کے بہت سے مکان گر گئے۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی تعمیر کی تھی۔

وہ بھی گر گئی۔ آٹھویں یا نویں روز حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا۔ کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ آج میں نے وہ دعا کی ہے۔ جو حضرت رسول کریم ﷺ نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ کی تھی۔ یہ دعا بارش بند ہونے کی دعا تھی۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔ اس کے بعد بارش بند ہو گئی۔ اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا۔ اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

لطیفہ

فرمایا:۔

ہمارے ایک عزیز ہیں وہ یہاں تھے ہمارے گھر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ ان کو فون پر بتایا گیا کہ آپ نانا بن گئے ہیں۔ انہوں نے کہا نانا بن گیا ہوں کہ نانی بن گیا ہوں۔ بتاؤ لڑکی ہوئی ہے کہ لڑکا ہوا ہے۔

مریم صدیقہ کا بھجوایا ہوا لطیفہ سن لو۔

ایک بچے نے کہا میرے دادا بہت اچھے نشانہ باز تھے۔ اتنا اچھا نشانہ لگایا کرتے تھے کہ اگر وہ گھڑے کو لٹکا کر نشانہ لگاتے تو گھڑا وہیں لٹکا رہتا تھا اور پانی گر جاتا تھا۔

دوسرے بچے نے کہا میرے دادا اس سے بھی بڑے نشانہ باز تھے۔ جب وہ گھڑے کو نشانہ لگاتے تھے۔ تو گھڑا نیچے گر جاتا تھا اور پانی وہیں لٹکا رہتا تھا۔

خواجہ صاحب کا سنایا ہوا لطیفہ:

ایک آدمی نے تربوز خریدا اور تربوز کھولا تو اندر سے جن نکل آیا۔

اس جن نے کہا کہ بتاؤ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ اس نے کہا میرے لئے ایک بہت بڑا محل بنا دو۔ اس نے کہا بیوقوف محل بنانا ہوتا تو میں تربوز میں گھستا۔ میں تو تربوز میں رہتا ہوں غریب سا جن ہوں۔

رپورٹ: محمد صالح بشارت صاحب

جرمنی کے عالمی کتب میلہ میں جماعت احمدیہ کا سٹال

جرمنی کے شہر Dusseldorf میں ہر سال کتابوں کا میلہ لگتا ہے۔ جو Bucherbummel Auf der Ko کے نام سے مشہور ہے۔ جس میں دنیا بھر کے مختلف اشاعتی ادارے اپنی اپنی کتب متعارف کروانے کے لئے سٹال لگاتے ہیں شہر Dusseldorf فرینکفرٹ کے شمال مغرب میں ہالینڈ کے مشہور شہر ایمسٹرڈیم کے جنوب مشرق میں اور بیلجیئم کے شہر برسلز کے مشرق میں تقریباً یکساں فاصلے پر واقع ہے اور جرمنی کا دوسرا بڑا ہوائی اڈا بھی یہیں واقع ہے۔ جہاں سے نہ صرف یورپ بلکہ دنیا بھر کے مختلف ممالک کے لئے عالمی پروازوں کے ذریعہ لوگ سفر کرتے ہیں۔ چار عجائب گھروں والا یہ شہر نپولین بوناپارٹ کا دارالحکومت بھی رہا ہے۔ جرمنی کا مشہور دریا رائن (Rhein) بارہ کلو میٹر تک اس شہر کے وسط سے گزرتا ہے۔

اس شہر میں منعقد کئے جانے والے کتابوں کے میلے کو عالمی شہرت حاصل ہے۔ چنانچہ امسال یہ میلہ 15 تا 18 جون 2000ء کو منعقد ہوا جس میں 100 سے زائد اشاعتی اداروں نے حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب سابق جماعت احمدیہ جرمنی نے بھی اپنے اشاعتی ادارے Verlag Der Islam کی طرف سے سٹال لگایا جس کی تیاری 6 ماہ قبل شروع کی جا چکی تھی۔ میلہ کے عین وسط میں لگائے جانے والے اس سٹال پر آویزاں کلمہ طیبہ کا بڑا بینر (جرمن ترجمہ کے ساتھ) لوگوں کو خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پیغام دے رہا تھا نیز "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" "لااکراہ فی الدین" کے بینرز کے علاوہ مختلف قسم کے چارٹ آویزاں کئے گئے۔ قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کے علاوہ اس سٹال میں چالیس سے زائد زبانوں میں کتب سلسلہ بھی رکھی گئیں جن سے ہر طبقہ فکر کے لوگوں نے استفادہ کیا اور اپنی اپنی استطاعت کے مطابق روحانی مائدہ سے حصہ لیا۔ روسی' بنگلہ دیشی' انڈونیشین اور جاپانی لوگ بھی اپنی اپنی زبانوں میں کتب کو دیکھ کر بہت محظوظ ہو رہے تھے۔ واضح رہے کہ شہر ڈوزل ڈورف میں کم و بیش دس ہزار جاپانی آباد ہیں اور ان کے اپنے پانچ سکول ہیں۔ ایک خوش آئند بات یہ بھی دیکھنے میں آئی کہ نوجوان نسل نے بڑی دلچسپی اور شوق کا اظہار کیا اور دیگر لوگوں کے ساتھ انہوں نے بھی کثرت سے لٹریچر حاصل کیا اور احمدیت سے متعلق بعض سوالات بھی کئے۔

کچھ لوگوں نے تو یہ بھی کہا کہ دو کتابیں اپنے سٹال سے اٹھالیں باقی سب ٹھیک ہے "مسیح ہندوستان میں" "کشمیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات" اس پر تو ہمارا مذہب ہے اگر مسیح فوت ہو گئے تو ہمارا مذہب ختم ہو گیا۔ اس کے علاوہ Radio Volks Dusseldorf کے نمائندے ہمارے سٹال پر تشریف لائے اور انٹرویو کیا اور احمدیت کے بارے میں مختلف سوالات کئے۔ اس سارے پروگرام کی تیاری میں مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ راہنمائی اور امداد فرماتے رہے۔

امسال خدا کے فضل سے کم و بیش پندرہ ہزار زائرین سٹال پر آئے اور قرآن کریم کے علاوہ دس ہزار کی تعداد میں لٹریچر حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مقاصد عالیہ کو کامیاب فرمائے اور سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(اخبار احمدیہ جرمنی جولائی 2000ء)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی طرف سے بہبودیٔ انسانیت کی تحریک

یہ وقت مذہبی بحثوں کا نہیں انسانیت کو انسان بننے کا پیغام دینے کی ضرورت ہے

شرف انسانی قائم کئے بغیر عالمی انصاف یا امن کی کوئی حقیقت نہیں

حکومتوں کے سربراہوں' دانشوروں اور اہل قلم کو خطوط کے ذریعے اس طرف متوجہ کیا جائے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ یکم جنوری 1993ء سے منتخب اقتباسات

"اس وقت دنیا کو سب سے زیادہ انسانی قدروں کو حال کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انسانی قدریں ہر پہلو سے پامال ہو رہی ہیں۔ ہر قسم کے جرائم بڑھ رہے ہیں اور ان کے نتیجے میں انسانی ضمیر کچلا جا رہا ہے اور اکثر جگہ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ضمیر دم توڑ چکا ہے کوئی حیاء' کسی قسم کی غیرت کوئی انسانیت کی رمق بھی بعض جگہ دکھائی نہیں دیتی"۔

پھر فرمایا :۔

"پس اس وقت مذہبی بحثوں کا وقت نہیں وہ بھی جہاں مناسب ماحول ہو وہاں چلیں گی لیکن انسانیت کو اس وقت انسان بننے کا پیغام دینے کی ضرورت ہے۔ انسانی قدروں کے لئے ایک عالمی سطح کا جہاد جاری کرنے کی ضرورت ہے۔

پس اس پہلو سے میں جماعت احمدیہ کو دعوت دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ انفرادی طور پر یا من حیث الجماعت جماعت کی طرف سے یہ کوششیں کامیاب نہیں ہو سکتیں جب تک دوسروں کو بھی اس معاملے میں عقل دیکر اور دعوت دیکر ساتھ شریک نہ کریں۔ ہمیں اس پیغام کو عام کرنا ہوگا۔ اور اگر مثلاً جماعت احمدیہ کی طرف سے حکومتوں کے سربراہوں کو بڑے بڑے دانشوروں کو' اخباروں میں لکھنے والوں کو' جو اہل قلم لوگ ہیں ان کو خطوط لکھے جائیں۔ ان کو سارا سال اس طرف متوجہ کیا جائے اور مختلف تجاویز ان کے سامنے رکھی جائیں تو پھر یہ ایک ایسی کوشش ہے جو ہو سکتا ہے بعض ایسے دلوں میں بھی تبدیلی پیدا کرے جو دل بااختیار ہیں جن کے پیچھے ایک قوم ہے۔ ان ہاتھوں میں بھی یہ جنبش پیدا کریں جن ہاتھوں میں عنان حکومت تھمائی جاتی ہے۔ جو ان دماغوں میں ایک تبدیلی پیدا کر دیں جان کی فکر قوم کی فکر بن جایا کرتی ہے۔

پس ہر پہلو سے اہل دانش' اہل قلم' اہل دل لوگوں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے سمجھا کر محبت سے پیار سے یہ باتیں پہنچانی ضروری ہیں اور سارا سال آئندہ دنیا کی ہر جماعت جو میرے اس پیغام کو سن رہی ہے اس میں چھوٹے بڑے سب شامل ہو جائیں اگر بچے اپنی زبان میں ایک بات لکھ سکتے ہیں تو کیوں نہ لکھیں۔ بعض دفعہ بچوں کی زبان زیادہ دل پر اثر کرتی ہے اور واقعۃً بڑا گہرا اثر کرتی ہے"۔

مزید فرمایا ۔

"تو بچے بھی لکھیں جس حد تک توفیق ہے' ملکوں کے سربراہوں کو لکھیں' دانشوروں کو لکھیں' مولویوں کو لکھیں' پنڈتوں کو لکھیں' پادریوں کو لکھیں کہ خدا کا خوف کرو۔ مذہب کا رہے گا کیا' اگر اخلاق دنیا سے اٹھ گئے اگر انسانیت ہی قائم نہ رہی تو کیا خدا حیوانوں سے رشتے قائم کرے گا۔ ان حیوانوں میں کیوں نہ خدا نے نبی بھیج دیئے جن سے بدتر تم ہوتے چلے جا رہے ہو۔ اس لئے انسان کو انسانیت کے آداب سکھاؤ"۔

پھر فرماتے ہیں :۔

"میں سمجھتا ہوں کہ اب انسانیت کے نام پر ہمیں جلسے کرنے چاہئیں "تحریک بہبود انسانیت" کے نام پر تمام دنیا میں جلسے قائم کرنے چاہئیں اس میں صرف مذاہب کے نمائندے نہیں آئیں گے۔ دہریئے بھی آئیں گے۔ ہر قسم کے لوگ آئیں گے۔ ان کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔ کہ انسانیت کیا ہے؟

انسانیت کا شرف دنیا میں دوبارہ قائم کئے بغیر' انسانی قدروں کو بحال کئے بغیر ہم جو عالمی انصاف کی یا عالمی امن کی باتیں کرتے ہیں وہ صرف منہ کی باتیں ہیں ان میں کوئی بھی حقیقت نہیں ہوتی۔ پس اس سلسلے میں بڑے دلچسپ پروگرام بنائے جا سکتے ہیں۔ بڑے اچھے اچھے جلسے کئے جا سکتے ہیں اور ان جلسوں میں پسماندہ قوموں کے حقوق پر بھی بحث ہو سکتی ہے...... پہلے میں سمجھتا ہوں کہ انسانی قدروں کی صرف بات ہونی چاہئے"۔

پھر فرمایا :۔

"......جب انسانیت کے سانس چلنے لگیں گے جب انسانیت کا دل دھڑکنے لگے گا۔ جب انسانی جذبات میں تموج پیدا ہونے لگے گا تو وہ اندرونی دباؤ ہے جو تعصب کی دیواریں توڑ دے گا ورنہ تعصب کی دیواریں باہر سے نہیں توڑی جا سکتیں۔ ...... تعصب کی دیواروں کو جب باہر سے توڑنے کی کوشش کرو گے۔ تعصب بڑھے گا۔ پس اندر سے سوچوں کو بدلنا پڑے گا نظریات میں تبدیلی پیدا کرنی ہو گی۔ پس جماعت احمدیہ کے جتنے فکر رکھنے والے۔ دل رکھنے والے صاحب نظر لوگ ہیں ان سب سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اپنی صلاحیتوں کو استعمال کریں"۔

پھر فرماتے ہیں :۔

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آج دنیا غیر انسانی ہوتے ہوئے بھی انسانیت کیلئے ترس رہی ہے اسکی یہ گہری فطرت کی آواز ہے کہ ہمیں اسکی ضرورت ہے۔ پس جب احمدی یہ آواز بلند کرے گا تو کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ یہ آواز تو دل سے اٹھے گی اور دل میں ضرور جا بیٹھے گی اور پھر وہاں نشو نما پائے گی پھر پھوٹے گی اور ہر طرف اپنے دائیں بائیں دوسرے غیر انسانی لوگوں کو انسان بنانے کے لئے کوشاں ہو جائے گی"۔

خطبہ کے آخر پر فرمایا :۔

"میں سمجھتا ہوں کہ انسانی اقدار کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے یہ ساری کوششیں انتہائی ضروری ہیں اور احمدیوں کو جب تفصیل سے علم ہو گا کہ میرے ذہن میں امن عالم کے قیام کے لئے کیا کیا تجاویز ہیں انسانی قدروں کو بحال کرنے کے لئے کیا معین باتیں میرے ذہن میں ہیں۔ اللہ نے چاہا تو پھر وہ پہلے سے زیادہ مسلح ہو کر اس جہاد میں حصہ لے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے"۔ آمین

(الفضل 4 جنوری 1993ء)

جلسہ سالانہ یو۔کے اور اسلام آباد کے بارہ میں
بعض معززین کے تاثرات

(رپورٹ: ابوعکاشہ)

Deputy Lord Mayor of Bradford Cllr: Mrs. Phyllis petit

نے ایم ٹی اے پر انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اتنی لمبی مسافت طے کر کے اسلام آباد میں میرے آنے کی اولین غرض یہ تھی کہ میں یہ ضروری سمجھتی ہوں کہ آج اس عظیم تقریب کے موقع پر بریڈ فورڈ کی نمائندگی کر سکوں۔ دوسرا میں ان خدمات کے لئے بے حد ممنون ہوں کہ جو بریڈ فورڈ کی مختلف رنگ و نسل اور عقائد رکھنے والی آبادی کے اس شہر کے لئے آپ کی کیونٹی نے سرانجام دیئے ہیں۔ خاص طور پر لارڈ میئر کی اپیل پر جس طرح بریڈ فورڈ کی احمدیہ کیونٹی نے تعاون کیا وہ قابل ستائش ہے۔ جہاں تک اسلام آباد کا تعلق ہے بلاشبہ میرے لئے یہ حیران کن تجربہ ہے کہ اس قدر مختلف رنگ و نسل کے ہجوم کو میں یہاں اکٹھا دیکھ رہی ہوں۔

☆......☆......☆

کونسل شیراز مرزا

Mayor of Kingston Royal Borough

جو کسی رائل برو کے پہلے ایشین اور مسلمان میئر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں پہلی بار یہاں آیا ہوں اور بے شمار لوگوں کے اجتماع کو دیکھ رہا ہوں جو دوستانہ اور برادرانہ ماحول میں ہو رہا ہے۔ ہر کوئی خوش اخلاقی سے پیش آ رہا ہے۔ مختلف ممالک کے مندوبین اپنے ملکی لباسوں میں ملبوس نظر آتے ہیں۔ یہ رنگارنگ ماحول ساری دنیا کو اکٹھا کرنے کی ایک کامیاب کوشش ہے جس سے جماعت احمدیہ عمدہ برآ ہو رہی ہے۔ میری انتہائی خوشی ہے کہ میں اس تقریب میں شامل ہوا ہوں۔

☆......☆......☆

گیمبیا سے آئے ہوئے وہاں کے امیر جماعت نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

الحمدللہ حاضری گزشتہ سالوں کی نسبت بہت آگے نکل چکی ہے۔ جو بات خاص طور پر ہر فرد پر اثر انداز ہے وہ یہ ہے کہ انٹرنیشنل طور پر برادرانہ ماحول کے عظیم الشان نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ میں اس شاندار اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

☆......☆......☆

گیمبیا کی جماعت کے جنرل سیکرٹری صاحب نے فرمایا میں پہلی بار آیا ہوں۔ میں نے جلسہ کو بہت مفید پایا ہے۔ اس کا پروگرام بہت علمی ہے اور برادرانہ ماحول کا نظارہ قابل دید ہے۔ ہر کوئی ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں کی طرح مل رہا ہے۔ کہیں بھی کسی قسم کی اجنبیت محسوس نہیں ہو رہی۔

☆......☆......☆

گیمبیا کے نائب امیر و پرنسپل طاہر سیکنڈری سکول نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر بہت نظم و ضبط دیکھ رہا ہوں۔ ساری دنیا سے احمدی احباب تشریف لائے ہیں اور سب سے اہم خوبی ان میں یہ پائی جاتی ہے کہ وہ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ یہ طریق ان کے رگ و ریشہ میں پایا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

مربی سلسلہ گیمبیا نے فرمایا کہ وہ یہاں آکر بہت خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ہر چیز ماشاء اللہ بہت عمدگی سے طے پا رہی ہے۔

صدر مجلس انصاراللہ گیمبیا نے فرمایا کہ میں پہلی بار آیا ہوں جو میں دیکھ رہا ہوں وہ میرے تصور سے باہر ہے۔ اعلیٰ قسم کا نظم و ضبط نظر آتا ہے۔ ایم ٹی اے کا نظام بہت احسن رنگ میں چل رہا ہے۔

☆......☆......☆

ہونسلو کے علاقہ کے مسٹر گرو (ایجوکیشنٹ)، مسٹر اوپل (چیف ایگزیکٹو آف کیونٹی افیئرز) اور مسٹر مہاجن، جلسہ کے انتظامات اور رونق دیکھ کر بہت متاثر ہوئے کہ ہر چیز میں نظم و ضبط ہے۔ سب لوگ محبت اور خلوص سے آپس میں مل رہے ہیں اور بہت اچھے رنگ میں مہمان نوازی ہو رہی ہے۔

☆......☆......☆

Mr. Simon Hueugh M.P. Spoksman Libral Democratic Party

نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں بتایا کہ یہ بہت اہم تقریب ہے۔ میں پہلے بھی آ چکا ہوں۔ بڑی کثرت سے ساری دنیا سے مندوبین شامل ہوتے ہیں۔ اس جلسہ پر حاضری 20 سے 21 ہزار تک متوقع ہے۔ مسٹر سائمن ایم پی نے کہا کہ وہ انسانی حقوق خاص طور پر مذہبی آزادی کے علمبردار ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سے ملکوں میں انسانی حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں کے مذہبی حقوق کا ذکر کیا کہ وہ کس حد تک متاثر چلے آ رہے ہیں۔ انہوں نے ایسی حکومتوں سے خواہش کا اظہار کیا کہ وہ ان امور کا احساس کریں گی۔

☆......☆......☆

Hon: Tony Coleman M.P. Putny

نے کہا کہ وہ یہاں آکر بہت خوش ہوئے ہیں۔ انہیں اس بات سے بےحد خوشی ہوئی کہ جس علاقہ کے وہ ممبر پارلیمنٹ ہیں اس علاقہ میں جماعت کے خلیفہ رہتے ہیں۔ اور مرٹن بارو جہاں سات سال تک وہ لیڈر آف دی بارو رہے ہیں وہاں نئی بیت تعمیر ہو رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ وہ کرہ ارض پر نہایت زیرک انسان ہیں۔ میں ان کے علم سے بے حد استفادہ کرتا ہوں اس لئے مجھے انتہائی خوشی ہے کہ میں اپنا کچھ وقت یہاں گزار رہا ہوں۔

انہوں نے بتایا کہ میں نے ہاؤس آف کامنز میں احمدیوں کو جو پاکستان میں ایذارسانی کی پالیسی چل رہی ہے اس پر اپنی فکرمندی کا اظہار کیا تھا۔ مجھے امید ہے کہ دنیا بھر کے لوگوں میں خاص طور پر اقوام متحدہ میں اس کے بارہ میں احساس بیدار ہو گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ مذہبی آزادی کے قائل ہیں اور اس کے لئے ہر جگہ آواز اٹھاتے رہیں گے۔ انہوں نے اس ضمن میں پاکستان کے دورہ کا بھی ذکر کیا جبکہ وہ چیف ایگزیکٹو اور اس کی کابینہ کے ارکان سے ملے تھے اور احمدیوں پر کئے جانے والے جوروستم کے بارہ میں اپنی فکرمندی کا اظہار کیا تھا۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ اس کے باوجود حکومت پاکستان کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

انہوں نے کہا کہ میں اس مسئلہ کا بار بار اعادہ اس لئے کرتا ہوں کہ احمدیوں کی تکالیف نظر انداز نہ ہو جائیں۔ انہوں نے اپنے ربوہ کے دورہ کے بارہ میں تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے وہ جگہ دیکھی ہے جہاں آپ کا جلسہ ہوا کرتا تھا۔ مجھے امید ہے کہ وہاں پھر اپنا جلسہ کر سکیں گے۔

☆......☆......☆

Ministry of Information Ivory Coast

کے نمائندے نے بتایا کہ وہ جلسہ سالانہ پر باقاعدگی سے آتے ہیں اور یہ ان کا ساتواں وزٹ ہے۔ ہم ایک گروپ کی صورت میں یہاں آئے ہیں اور جلسہ دیکھ رہے ہیں اور حضور سے بہت کچھ سیکھ رہے ہیں۔ حضور بہت اہم شخصیت ہیں۔ ہم ان کی ملاقات کے شیدائی ہیں۔ جماعت احمدیہ ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور سکولوں کی صورت میں آئیوری کوسٹ کے عوام کی خدمت کر رہی ہے۔

☆......☆......☆

اسی طرح صدر مملکت آئیوری کوسٹ کے مشیر اور مذہبی امور کے وزیر نے بتایا کہ وہ یہاں آکر بہت خوش ہیں کہ جماعت احمدیہ منظم طریقے سے جلسہ کا اہتمام کر رہی ہے۔ بہت سے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اس ماحول کو دیکھ کر ہمارا جی چاہتا ہے کہ ہم بار بار یہاں آئیں۔

☆......☆......☆

Borough Commander of Hounslow

مسٹر مائیکل برائین اور ان کی بیوی لنڈا جلسہ سالانہ دیکھنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میرے جماعت احمدیہ ہونسلو کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ میں اپنی بیوی کے ہمراہ اس بہت اہم دن حاضر ہوا ہوں اور سب دیکھ رہا ہوں کہ جملہ انتظامات بہت شاندار ہیں اور کسی قسم کی مشکل نظر نہیں آتی۔

☆......☆......☆

Hon: Tom Cox M.P.

نے بتایا کہ وہ سال بہ سال جو یہاں آتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کی Constituency میں بہت سے ممبران احمدی ہیں۔ اس لحاظ سے میرا ان کے ساتھ گہرا دوستانہ تعلق استوار ہے۔ جہاں تک اس جلسہ کا تعلق ہے میں اس سے بہت متاثر ہوں۔ بہت سے لوگ دنیا بھر سے آئے ہوئے تھے اور باقی دنوں میں بھی دنیا بھر کے نمائندگان کی تعداد اور بڑھے گی۔ اور وہ یہاں آکر بڑے فخر سے اس کامیاب اجتماع کا نظارہ کریں گے۔ یہ بہت خوبصورت اور فخریہ تقریب ہے۔ باہر سے بھی نظارہ قابل دید ہے۔ اور اندر سے بھی اسی طرح خوبصورت ہے۔

مسٹر ٹام کاکس نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی کتاب

پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا یہ سپریم ہیڈ کی معرکۃ الآراء کتاب ہے۔ ہر آدمی اور ہر عورت چاہے وہ کسی بھی شعبہ یا مقام سے متعلق ہو یہ کتاب اس کے ذہن کو غذا بخشتی ہے۔ یہ کتاب دنیا بھر میں بڑی کثرت سے پھیل چکی ہے۔ اور پڑھی جا رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ اور بھی پڑھی جائے گی کیونکہ اس کتاب کے مضمون کا تعلق کسی وقت اور زمانے سے خاص نہیں ہے بلکہ یہ کتاب آئندہ سو سال کی ضروریات کو بھی پورا کرے گی۔

(الفضل انٹرنیشنل 22 ستمبر 2000ء)

کیا آپ نے اپنے گھر اور ادارہ کے
لئے سرخ کتاب تیار کر لی ہے

تلخیص و ترتیب: شہزادہ قمرالدین مبشر

قسط اول

معروف احمدی شاعر جناب عبیداللہ علیم صاحب

اور ان کی شاعری کے بارے میں ایک تاریخی انٹرویو

مکرم عبیداللہ علیم (مرحوم) معروف احمدی شاعر کا ایک مفصل انٹرویو جولائی 1994ء میں روزنامہ جنگ لندن کے افتخار قیصر اور فیضان عارف نے کیا جو روزنامہ جنگ لندن کے پرچہ 14 جولائی 1994ء کے ادبی صفحہ جہان ادب میں شائع ہوا تلخیص کے ساتھ انٹرویو کے بعض اہم حصے جنگ لندن کے شکریہ کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

س...... پہلے تو آپ زندگی کے نشیب و فراز کی داستان سنائیے؟

ج...... سرٹیفکیٹ کے اعتبار سے میں گیارہ جنوری 1939ء کو پیدا ہوا تھا لیکن میری اصل تاریخ پیدائش 12 جون 1939ء ہے اس میں لطیفے کی بات یہ ہے کہ میرے جو بڑے بھائی ہیں ان کی تاریخ پیدائش سرٹیفکیٹس میں 1942ء لکھی ہوئی ہے جب ہم سکول میں پڑھتے تھے آدھی فیس وہ دیتے تھے حالانکہ رواج یہ تھا کہ اگر ایک ہی سکول میں دو سگے بھائی پڑھتے ہوں تو چھوٹا بھائی آدھی فیس دیتا تھا اس سلسلے میں جب میں نے بھوپال جا کر بطور خاص اپنی خالہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ جب تم پیدا ہوئے تھے تو گرمیاں تھیں اور دنیا میں کہیں جنگ بھی ہو رہی تھی۔ کیونکہ میری خالہ پڑھی لکھی نہیں تھیں اس لئے انہوں نے اپنا حساب لگا رکھا تھا بہرحال یہ بات تصدیق ہوئی کہ میری تاریخ پیدائش جون ہی ہے میرے والد نے سیالکوٹ سے بھوپال کی طرف ہجرت کی تھی اور اس سے پہلے کچھ عرصے کے لئے ناگ پور میں بھی قیام کیا۔ ابتداء میں میرے والد نے ملازمت کی اور اوورسیئر کے عہدے پر کام کرتے رہے بعدازاں انہوں نے زمینداری شروع کر دی اور درمیان میں ٹھیکیداری بھی کی' بھوپال میں نواب حمیداللہ خان کی بڑی بڑی حویلیوں کے ٹھیکے ان کے پاس تھے۔ میرے والد 35 برس بھوپال میں رہے۔ دوسری شادی انہوں نے بھوپال میں کی تھی میرے بڑے بھائی دوسری والدہ سے ہیں اس لئے جو لوگ لسانی مسئلہ اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ پنجاب سے تعلق رکھنے کے باوجود آپ کی زبان اس قدر صاف کیوں ہے اس کا سبب کیا ہے؟ دراصل مجھ میں زبان کا ایک سلسلہ ماں کی طرف سے آیا اور پنجابی کا جو مجھے طعنہ دیا جاتا ہے کہ میں شفاف پنجابی نہیں بول سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں مسلسل کراچی میں رہتا ہوں ہمارے گھر میں یہ روایت تھی کہ ہمارے بڑے بھائیوں نے قادیان میں تعلیم حاصل کی اور میں نے بھی ایک سال 1946ء میں قادیان میں گزارا میرے دادا نے سیالکوٹ میں (حضرت) مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت کی تھی۔ اور انہوں نے چوہدری ظفراللہ خان کے خاندان سے بھی پہلے یہ مرحلہ طے کیا تھا بھوپال میں بھی چوہدری ظفراللہ خان ہمارے گھر آیا کرتے تھے' مجھے یہ فخر بھی حاصل ہے کہ جب میں قادیان میں بیمار ہوا تو چوہدری صاحب میری عیادت کے لئے آتے تھے وہ میرے والد کے کلاس فیلو تھے۔ یہ ہمارا خاندانی پس منظر ہے ہمارے خاندان کا علمی پس منظر یہ ہے کہ میرے دادا اس زمانے میں بی اے بی ٹی تھے اور سیالکوٹ کے کسی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ تحقیق پر معلوم ہوا کہ وہ مصرع بھی موزوں کیا کرتے تھے اگرچہ ان کا کوئی شعر نہیں ملتا لیکن ان کے حالات زندگی سے معلوم ہوا ہے کہ وہ شعر لکھا کرتے تھے ممکن ہے کہ ان کے مسودے ادھر ادھر گم ہو گئے ہوں۔ 1952ء میں ہم کراچی آ گئے میرے والد پہلے ہی کراچی آ گئے تھے لیکن میری والدہ کراچی نہیں آنا چاہتی تھیں بہرحال پھر جب وہ کراچی آئیں تو یہاں کی ویرانی دیکھ کر نیم پاگل ہو گئیں کیونکہ لالو کھیت میں ہمارا صرف ایک کمرے کا مکان تھا بلکہ پہلے تو ہمیں دو تین دن اپنا یہ مکان ہی نہ مل سکا اور ہم سٹیشن پر پڑے رہے کیونکہ والد صاحب کو ہمارے آنے کی اطلاع نہ مل سکی تھی میری والدہ کو یقین ہی نہ آتا تھا کہ ہم اس مکان میں رہیں گے لیکن ہم چار چھ مہینے اس میں رہے میرے والد اس وقت ایک پائپ سیمنٹ فیکٹری میں ملازم تھے۔ پھر ان کا تبادلہ جنگ شاہی ہو گیا تو ہم وہاں چلے گئے جس کی وجہ سے میری تعلیم کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا اور میں نے بھی فیکٹری میں مزدوری شروع کر دی تقریباً ایک برس جنگ شاہی میں رہنے کے بعد ہم حسن ابدال آ گئے جہاں میرے چھوٹے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ جسے وہاں قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا گیا۔

ان دنوں میرے والد صاحب نے پنجہ روڈ حسن ابدال میں عبیدیہ جنرل سٹور کھلوا دیا جسے میں چلاتا تھا اور پھر جب میرا چھوٹا بھائی فوت ہوا تو مجھ پر بھی دیوانگی کا دورہ پڑ گیا میں جنگل میں اپنے بھائی کی قبر پر جایا کرتا تھا پھر میرا ذہنی توازن درست نہ رہا اور ہمارے حالات بہت مخدوش ہو گئے۔

کراچی کے ابتدائی حالات

جس کے بعد ہم پھر سے کراچی آ گئے اور 5/286 لالو کھیت میں رہنے لگے' جہاں ایک کمرے کے مکان میں ہم نے سترہ برس گزار دیئے شروع میں تو ہمیں اپنے مکان کا پتہ بھی نہیں چلتا تھا وہاں صرف ہمارا ایک مکان کا گھر تھا باقی ہر طرف میدان تھا جہاں بڑی شدید دھول اڑتی تھی۔ اس وقت پانی کا نل تک ہمارے گھر میں نہیں تھا۔ لمبی قطار میں لگ کر ہمیں سرکاری ٹونٹی سے پانی بھرنا پڑتا تھا اس زمانے میں ہمیں پینائٹی سکول میں داخلہ دلوایا گیا جو ہمارے گھر سے پانچ سات میل دور تھا۔ ایک دو میل پیدل چلنے کے بعد ہمیں بس ملتی تھی اور اس وقت تو اکثر ہمارے پاس کرائے کے پیسے بھی نہیں ہوتے تھے اس لئے پیدل جانا پڑتا تھا یا کبھی کبھار سائیکل پر چھ سات میل کا فاصلہ طے کر کے سکول جایا کرتے تھے۔ اس سکول میں ہم نے ایک ایک سال کی جماعت چھ چھ مہینے میں پاس کی اور پھر گورنمنٹ ہائی سکول لیاقت آباد میں داخلہ لے لیا اس سکول سے میٹرک پاس کرنے کے بعد ہم نے سیونگ بینک میں نوکری کر لی' ڈیڑھ' دو سال کے بعد 1959ء میں ہم نے اردو کالج میں فرسٹ ائیر میں داخلہ لے لیا تو وہاں بابائے اردو عبدالحق موجود تھے جن کی شفقتوں اور محبتوں نے ہمیں مزید تعلیم جاری رکھنے پر مجبور کیا اسی دوران ہم نے کالج اور یونیورسٹی کی طلباء سیاست میں بڑے بھرپور طریقے سے حصہ لینا شروع کر دیا جس سے گھر والے بھی پریشان ہو گئے اور اس وقت میری طبیعت میں سیاست کے ساتھ ساتھ شعر گوئی کا رجحان بھی زور پکڑ گیا تھا دراصل میری طبیعت میں 1955ء میں اس وقت رجحان شعر پیدا ہوا جب میرے چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی۔ بہرحال جب میں نے کالج میں داخلہ لیا تو اس وقت ہمارے ساتھ صبغت اللہ قادری' علی ممتاز دہلوی' فتح یاب علی خان ہوتے تھے۔ ہم اس وقت کافی ہاؤس میں بیٹھا کرتے تھے ہمارا اٹھنا بیٹھنا پروگریسو لوگوں کے ساتھ تھا جب ہم نے 1961ء میں انٹر کیا تو کالج نے ہمیں مزید کلاسز کے لئے داخلہ دینے سے انکار کر دیا بہرحال منت سماجت اور معلوم نہیں کن کن وجوہات کے بعد ہمیں آنرز میں داخلہ مل گیا میں سوشل ورک کا پہلا طالب علم تھا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شاعر کی خلوت

ہماری سوسائٹی یہ تو دیکھ لیتی ہے کہ ایک دانشور یا شاعر معاشرے میں کن کن عیبوں میں مبتلا ہے لیکن کوئی یہ نہیں جانتا کہ رات وہ کتنی دیر سجدے میں پڑا رو رہا تھا؟ اس کی خلوت کی مصروفیات کیا تھیں؟ دراصل اس کا تخلیہ ہی اس کی تخلیق کا منبع ہوتا ہے جہاں وہ پنپتا ہے۔ لوگوں نے اس غالب کو تو سمجھا نہیں میں تو یہ دعویٰ نہیں کر رہا کہ میں وہ غالب ہوں لیکن بہرحال میں ہوں کہ میرے اندر سے اتنے سارے ادوار گزرے ہیں اور انہی حالات سے ہوتا ہوا میں آپ کے سامنے بیٹھ کر باتیں کر رہا ہوں۔ میں نے کبھی بھی حکومت سے اختلاف یا اتفاق کی روٹی نہیں کھائی 1969ء میں جب میں نے شعور کی آنکھ کھولی تو اس وقت ملک میں مارشل لاء لگا ہوا تھا لیکن میں مارشل لاء کا خادم نہیں بنا حالانکہ اس زمانے میں میرے اندر مارشل لاء کا خادم ہونے کی صلاحیت موجود تھی اس لئے کہ میں بے روزگار تھا۔ اب میں جو آپ کے سامنے بیٹھا ہوں تو میرے اندر اس گھڑی تہہ بہ تہہ تصویریں کھنچ رہی ہیں ایک آئینہ خانہ جنم لے رہا ہے۔ جب میں ایک چیز کو پکڑ رہا ہوتا ہوں تو پانچ سات چیزیں بیک وقت میری گرفت میں آ جاتی ہیں اتنے سارے ادوار میں سے مجھے جاننے کی شکل تو یہ معلوم ہوئی کہ وہ گھر جہاں رات کو یہ بتایا جاتا تھا کہ تم اتنی دیر تک پڑھ سکتے ہو کیونکہ لالٹین میں تیل نہیں ہے اور اسی لالٹین کو کل رات بھی جلنا ہے کسی نے دیکھا ہے کہ ایک نل سے پانی بھرنے کے لئے دو سو بالٹیوں کی قطار میں لگ کر پانی بھرنے والے پر کیا گزرتی ہے تو پھر اس کا حساب کون دے گا میرے شعر سننے والے کو چاہئے کہ وہ میری پوری بات سنے کہ میں اسے اس بھرپور کیفیت میں لے جانا چاہتا ہوں جہاں تہذیبیں زندہ ہوتی ہیں جہاں انسان پوری قوتوں کے ساتھ زندگی گزارتا ہے۔ جب شعر جوڑنے والے بڈھے ہمارے پاس آتے تھے تو ہم نے کہا کہ یہ تو شاعری ہی نہیں ہے' کیونکہ ان کے اندر واردات اور کیفیات ہی نہیں ہیں۔ ان سے پوچھا جائے کہ مقام کسی طرح طے ہو گا جن کا کوئی شعر' کوئی مصرعہ عوام میں رائج نہیں ہوتا ان کی ساری زندگی شیروانیوں میں بند ہے اور ٹوپیاں سروں پر لگی ہوئی ہے اور شخصیتیں ایک مخصوص ماحول اور خیال میں "بند" ہیں جب کہ کوئی شاعر بند نہیں ہوتا' کائنات میں کوئی "بند" شاعر نہیں

تھا۔ حافظ، غالب، میر، ناصر کاظمی، فیض کوئی بھی بند شاعر نہیں تھا ان کے اندر زندگی کا جو جذبہ ابل رہا تھا انہوں نے اس کا انکشاف کیا اور ویسے بھی شاعر اپنے انکشافات کے رویوں میں نظر آتا ہے' یہ کیا بات ہوئی کہ ایک زندہ آدمی کو اس کا حساب کئے بغیر صلیب پر چڑھا دیا جائے۔

میرے خلاف فتویٰ

میں نے جب 1967ء میں ٹیلی ویژن جوائن کیا اور شادی کی تو 1971ء میں مولویوں کا فتویٰ آ گیا کہ ہمیں ٹی وی سے نکال دیا جائے 1971ء سے 1978ء تک یہ کیفیت میرے ساتھ رہی اور 1978ء میں بالآخر میں نے پانچ فقرے لکھ کر نوکری چھوڑ دی کہ مجھے کراہت آتی ہے ایسے میڈیا سے کیونکہ میرے اندر کا شاعر مجھ سے سوال کرتا تھا کہ اب وقت ہے بتاؤ' تم بکنا چاہتے ہو یا زندہ رہنا چاہتے ہو میرے ضمیر نے کہا کہ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں تو میں نے کہا کہ میں بھوک کو قبول کرتا ہوں کیونکہ مسئلہ وہی تھا کہ میں نہ تو اختلاف کی روٹی کھاتا تھا اور نہ اتفاق کی' کسی حکومت کا کارندہ ہوتا تو میں کچھ حاصل کر سکتا تھا اور کچھ حاصل کرنے کے امکانات میرے پاس اس لئے زیادہ تھے کہ میں اس وقت پاکستان رائٹرز گلڈ سندھ زون کا سیکرٹری تھا اور منتخب ہو کر آیا تھا۔ اس بار زندگی میں پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ سے میرا یہ رابطہ پیدا ہوا ہے کہ میں نے ان کی مجلسوں میں شعر پڑھے ہیں اور اپنی جماعت کے افراد کو شعر سنائے ہیں اس سے پہلے تو اب تک مجھے ہندوستان اور پاکستان کے عوام ہی سن رہے ہیں ظاہر ہے کہ ان کے اندر تعصب نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے دانشوروں سے عوام زیادہ بہتر ہیں ان کے اندر تعصبات کی یہ رو نہیں ہے۔

ادب کے وہ کارساز جو ادبیات پاکستان بنائے ہوئے ہیں جنہوں نے رائٹرز گلڈ کو توڑا ہے اصل میں رائٹرز گلڈ کو ایوب خان نے بنایا تھا لیکن بعد میں وہ عوامی ادارہ بن گیا تھا وہاں انتخابات ہوا کرتے تھے اب ادبیات پاکستان نے رہی سہی گنجائش کو بھی برباد کر دیا یہاں سے ایک آدمی کو لے جا کر اس کا چیف بنا دیا گیا وہ پاکستان کے تمام دانشوروں میں اس کا حق رکھتے تھے اور اس کا مطلب ہے کہ مسائل تو کہیں اور سے بیدار ہو رہے ہیں سسٹم تو کہیں اور سے آ رہا ہے اب تو میرے بھائی! شعر و ادب کی فضا بہت یتیم ہو گئی ہے۔ میری اپنی قیمت ہے۔

دو سال پہلے مجھے ہارٹ اٹیک ہوا 1978ء سے جو افراتفری شروع ہوئی تو میں نے ظاہر ہے رزق کے سامان پیدا کئے لوگوں کو اپنے شعر سنائے اور جو چیز ڈی ویلویشن کا شکار تھی اس نے مجھے بہت سنبھالا دیا' میرے شعر نے مجھے رزق فراہم کیا اور میں جہاں بھی مشاعرے میں جاتا ہوں اپنی قیمت پر جاتا ہوں نہ میں نے کل کسی کی بات سنی تھی اور نہ ہی میں آج اس حوالے سے کسی مصلحت کا قائل ہوں کہ فلاں شاعر 25 روپے لے کے مشاعرے کے لئے آ رہے ہیں اور کوئی 25 روپے لیتا ہے یا 25 سو روپے لیتا ہو میری قیمت جو ہے میں اس پر ہی مشاعرہ پڑھنے جاتا ہوں اور دوستی میں تو فٹ پاتھ پر بیٹھ کر بھی شعر سنا دیتا ہوں جو میرا قاری ہے جو مجھے پڑھتا ہے' سنتا ہے یا دیکھتا ہے میں اسے بہت محبت کرتا ہوں ان کے لئے میرے گھر کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ پیپلز پارٹی ہو جماعت اسلامی ہو یا ایم کیو ایم ہو ان سب تنظیموں کے نوجوان میرے پاس شعر سننے آتے ہیں۔ ان سب کے مسائل ایک جیسے ہیں مگر یہ حصوں میں تقسیم ہیں اور میں نے ان کے اندر ایک بہت غیر معمولی قسم کا اضطراب دیکھا ہے۔ پاکستان ہو ہندوستان ہو یورپ ہو میں نے نوجوانوں کو بہت مضطرب پایا ہے آج کا نوجوان تنہائی کا شکار ہے اور معنی کی تلاش میں ہے۔ میں نے عصمت چغتائی سے ایک مجلس میں پوچھا کہ عصمت آپا یہ بتائیے کہ ''لحاف'' کے یورپ میں کیا معنی ہیں یورپ میں تو اس کے کوئی معنی نہیں ہیں یہ تو بڑی عجیب سوسائٹی ہے۔ دوسری بات یہ کہ برصغیر کے اس رومان کو جو محض فرضی اور تصوراتی رومان ہوتا ہے اس کا یورپ میں کیا معنی ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب اس شاعری کا جہاز کچھ اوپر اڑنا چاہئے۔ یہ ماوراء سے جو غیر متعلق ہو گیا ہے اسے کہیں جڑنا چاہئے کیونکہ ہمارا جہاز تو ماوراء سے متعلق تھا۔ غالب' میر' سب ماوراء سے متعلق تھے تو اس کا مطلب یہ ہے ہمارے جمال پرستوں کی پوری آنکھ نہیں کھلی ہوئی تھی جو انسان کو دو نیم کر کے دیکھ رہے تھے اور ہمارے اندر یہ سامان فکری طور پر پیدا ہو گیا ہے اس لئے ہمیں معیشت کی بھی مار پڑی اور جمالیات کی مار بھی پڑی جب آدمی بہت سی سطحوں پر مار کھاتا ہے تو اس کے اندر معنی پیدا ہوتے ہیں اور پھر میں نے غالب اور میر کو تکلفاً نہیں پڑھا ہم نے جاننے کی کوشش کی کہ اصل حقیقت کیا تھی اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس زمانے کے جو دانشور تھے ان کو اپنی سلطنتوں اور بادشاہتوں سے وہ رعایتیں حاصل تھیں جو آج کے کھلاڑی کو حاصل ہیں تو وہ کتنی میچور سوسائٹی تھی جہاں اہل دانش سے بادشاہ کھیلا کرتے تھے وہاں بادشاہ کے لئے اہل دانش کا اس کے پاس آنا ایک اعزاز سمجھا جاتا تھا۔ میرے ایک دوست نے کہا کہ میرے پاس جاوید میانداد اور دوسرے بڑے کھلاڑی آتے رہتے ہیں جو ملک کا نام روشن کرتے ہیں تو میں نے انہیں جواباً کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تو صرف ٹخنے اور گھٹنے کے آدمی ہیں۔

جاری ہے

تبصرہ کتب

LA LUZ

سپینش زبان سیکھنے کی ابتدائی کتاب

نام کتاب:- LA LUZ (لالوث یعنی علم کی روشنی)

مصنف- عبدالحلیم احمد صاحب

صفحات- 56

"LA LUZ" (لالوث یعنی علم کی روشنی) سپینش زبان سیکھنے کے لئے ایک ابتدائی کتاب ہے۔ اس کتاب کا سرورق واقفین نو بچوں کی خوبصورت رنگین تصاویر سے مزین ہے۔

اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مختلف خاکوں اور تصاویر کی مدد سے ڈائریکٹ طریق پر زبان سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کتاب کے شروع میں سپینش حروف تہجی مع تلفظ اور مثالیں درج ہیں اور اسی طرح کتاب کے آخر پر صفحہ 41 تا صفحہ 56 تک کتاب میں شامل الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب سے تلفظ اور اردو ترجمہ کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ ان کی مدد سے ہر طالب علم' خواہ وہ کسی بھی عمر کا ہو آسانی کے ساتھ سپینش زبان سیکھ سکتا ہے۔

کتاب کے مصنف مکرم عبدالحلیم احمد صاحب جامعہ احمدیہ میں سپینش زبان کے استاد ہیں۔ نیز گزشتہ چند سالوں سے واقفین نو بچوں کو ربوہ کے مختلف محلہ جات میں سپینش زبان سکھا رہے ہیں۔ بچوں کو تصویری زبان میں سکھانے کا طریق سب سے زیادہ موثر ہے چنانچہ اس کتاب میں انہوں نے اپنے تجربہ کی روشنی میں اسی طریق کو اختیار کیا ہے۔

سپینش زبان دنیا کے قریباً 20 سے زائد ممالک میں بولی جاتی ہے اور وہاں کے کروڑہا لوگ یہ زبان بولتے' لکھتے اور پڑھتے ہیں' اس زبان سے دلچسپی رکھنے والے احباب کے لئے یہ کتاب امید ہے مفید ثابت ہوگی۔ یہ کتاب ربوہ کی مختلف بک شاپس کے علاوہ وکالت وقف نو سے بھی دستیاب ہے۔

عبدالستار خان

کون سنتا ہے شور و شر میں یہاں
اک غریب الوطن کی آہ و فغاں
شہر کے منصفو! کہو کچھ تو
اس نشیمن کو کیوں ملی نہ اماں
رات جس جا پڑی قیام کیا
مستقل جائے ہے یہاں نہ وہاں
برملا نام اس کا ہم لیں گے
کون روکے گا عاشقوں کی زباں
ہم نہ ہوں گے تو ہوں گے اور بہت
وقت کے قافلے رہیں گے رواں
گو رہے مدتوں بہم ہم تم
حال دل پھر بھی ہو سکا نہ بیاں
وہ جو بچھڑا ہے آئے گا اک دن
اب تو رہتا ہے ہر گھڑی یہ گماں
فرقتِ یار میں رہے طارق
بن کے خوں اشک بھی سرِ مژگاں

طارق محمود سدھو

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

برطانوی سفارتخانے میں بم دھماکہ

یمن کے دارالحکومت صنعا میں گزشتہ روز برطانوی سفارتخانے میں زبردست بم دھماکہ ہوا۔ برٹش سفارتخانے کی عمارت کے کچھ حصے اور احاطے کی دیوار کو شدید نقصان پہنچا۔ کھڑکیوں کے شیشے دور دور تک بکھر گئے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ دھماکہ میں اسامہ بن لادن یا صدام حسین ملوث ہو سکتے ہیں۔ امریکی تحقیقاتی ٹیمیں یمن پہنچ گئی ہیں۔ تاہم لندن کے ایک اسلامی گروپ نے دھماکہ کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ رابن کک نے بم دھماکہ کو دہشت گردی قرار دیا ہے۔

مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سے روک دیا گیا

مقبوضہ بیت المقدس میں اسرائیلی فوج نے مسلمانوں کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ ادا کرنے سے روک دیا۔ اسرائیل نے فلسطین پر رات بھر حملے جاری رکھے۔ اسرائیلی وزیراعظم کی طرف سے قومی حکومت بنانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ امریکہ نے امن کی بحالی تک سربراہ کانفرنس کے انعقاد کو مسترد کر دیا ہے۔ منڈیلا نے ثالث بننے کی پیشکش کر دی ہے۔ عرب لیگ کی طرف سے اسرائیلی کارروائیوں کی مذمت کی گئی ہے۔

اسرائیل حملے بند کردے

پاکستان نے نہتے فلسطینیوں پر اسرائیل کے وحشیانہ تشدد کی مذمت کرتے ہوئے عالمی اداروں پر زور دیا ہے کہ اسرائیل کی طرف سے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزیوں کا نوٹس لیا جائے اور اسے مجبور کیا جائے کہ فوری طور پر حملے بند کردے۔

امن کا نوبل انعام

ناروے کی نوبل انتخابی کمیٹی نے جنوبی کوریا کے صدر کم دائی جونگ کو اس سال کا امن کے نوبل انعام کا حقدار قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ انہوں نے شمالی اور جنوبی کوریا میں مصالحت کرانے کیلئے تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس سے قبل چند روز تک یہ اطلاع آتی رہی کہ انتخابی کمیٹی امن کے نوبل انعام کے طور پر جن عالمی شخصیتوں کے ناموں پر غور کر رہی ہے ان میں صدر کلنٹن، صدر محمد خاتمی، روس کے سابق وزیراعظم چرنومردین اور آذربائیجان کے صدر حیدر علیوف شامل ہیں۔

ادب کا نوبل انعام

اس سال کا نوبل انعام برائے ادب چینی زبان کے معروف ادیب واشی جنگ کو دینے کا اعلان کیا گیا ہے وہ فرانس میں مقیم ہیں اور چین میں ان کی تحریروں پر پابندی ہے۔

اقتصادی پابندیاں اٹھانے کا اعلان

صدر کلنٹن نے یوگوسلاویہ سے اقتصادی پابندیاں اٹھانے کا اعلان کیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں حقوق کی پامالی

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیراعلیٰ فاروق عبداللہ نے کہا ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق پامال کر رہا ہے بھارت نے مقبوضہ کشمیر پر تسلط برقرار رکھنے کیلئے اپنی بیشتر فوج یہیں تعینات کر رکھی ہے۔ جب تک پاکستان اور بھارت میں کشمیر پر دشمنی ختم نہیں ہوتی ریاست میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

ملائیشیا پاکستان تعاون

تجارت و سرمایہ کاری سمیت پاکستان اور ملائیشیا مختلف شعبوں میں تعاون بڑھائیں گے۔ دونوں ملکوں کے وزراء خارجہ نے دو طرفہ تعاون کے مختلف معاہدوں پر دستخط کر دیئے ہیں۔ وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ مشترکہ وزارتی کمیشن کا اجلاس کامیاب رہا۔ نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

سری لنکا میں وزارت عظمیٰ

سری لنکا میں ہونے والے پارلیمانی انتخابات میں حکمران پارٹی نے مسلمانوں اور تاملوں کی حمایت سے اکثریت حاصل کرلی ہے۔ وکرماسنگھے نے دوبارہ بطور وزیراعظم حلف اٹھا لیا ہے۔ صدر کمار اتنگا نے انہیں کابینہ تشکیل کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ انتخابات میں کوئی بھی جماعت اکثریت حاصل نہیں کر سکی۔

14- کشمیری شہید

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے نہتے کشمیریوں کے خلاف کارروائیوں میں مختلف مقامات پر تلاشی اور کریک ڈاؤن کے دوران چودہ نہتے کشمیریوں کو شہید کر دیا۔ جھڑپوں میں میجر سمیت متعدد بھارتی فوجی بھی ہلاک ہو گئے۔

روسی جیپ اڑادی

چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی میں چیچن جانبازوں نے روس کے ایک فوجی ہیڈکوارٹر کے قریب گولہ بارود سے لدی سرکاری جیپ کو دھماکہ سے اڑا دیا جس سے 15- افراد ہلاک ہو گئے۔

گمشدہ پرس

ایک عدد لیڈیز پرس بازار سے دارالعلوم غربی رکشہ پر آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ پرس مونگیا رنگ کا ہے جس میں نقدی اور زیورات کے علاوہ چند ادویات بھی ہیں۔ جس کسی کو ملے براہ مہربانی دفتر الفضل میں یا دفتر صدر صاحب عمومی میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم حفیظ الرحمان راشد صاحب کو بیٹی کے بعد مورخہ 14 ستمبر 2000ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وجیہ الرحمان عطا فرمایا ہے۔ نومولود بچہ مکرم عزیز الرحمان صاحب خالد مربی سلسلہ کا پوتا اور مکرم محمد اشرف صاحب اسحاق مربی سلسلہ احمدیہ کا نواسہ ہے۔ نومولود بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ قارئین سے بچہ کے نیک، خادم سلسلہ، سچا احمدی ہونے اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرمہ سعدیہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری حبیب اللہ مظہر صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم محمد شاہد محمود صاحب ولد مکرم چوہدری نور محمد صاحب حال مقیم امریکہ بعوض حق مہر مبلغ چھ ہزار امریکن ڈالر مورخہ 2000-10-6 بروز جمعہ دارالذکر لاہور میں مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب بٹ (صدر محلہ دارالنصر وسطی) کے والد محترم محمد یوسف بٹ صاحب سابق صدر جماعت و زعیم انصاراللہ لوریی والا ضلع گوجرانوالہ مورخہ 2000ء-10-11 کو بعمر 86 سال لاہور میں وفات پا گئے ان کا جنازہ اسی روز دارالنصر وسطی ربوہ میں مکرم مولوی محمد ابراہیم بھامڑی صاحب نے پڑھایا اور شام پانچ بجے تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم محمد اسحاق بٹ صاحب نے دعا کروائی آپ انسپکٹر انصاراللہ مرکزیہ ایم طاہر بٹ کے دادا جان تھے۔ آپ نے 1929ء میں لوریی والا سے اکیلے پیدل قادیان جا کر حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی تھی آپ ایک مخلص احمدی اور کامیاب داعی الی اللہ اور نہایت محنتی انسان تھے آپ عرصہ 30 سال صدر جماعت و زعیم انصاراللہ لوریی والا رہے۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: ملکی خبریں

اور فلسطین اتھارٹی کے ہیڈکوارٹر پر اسرائیلی حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل کو سلامتی کونسل کی 6- اکتوبر کی قرارداد کا احترام کرنا چاہئے اور جارحانہ اقدامات سے گریز کرنا چاہئے۔ ایک مشترکہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا کہ ہمیں فلسطینی ہجوم کے ہاتھوں دو اسرائیلی فوجیوں کی ہلاکت پر افسوس ہے۔ اور امریکیوں کا قتل ناقابل قبول ہے انہوں نے کہا تمام فریق صبر و تحمل سے کام لیں، گنجان آبادیوں پر وحشیانہ بمباری نے اسرائیل کے ظالمانہ کردار کو ایک بار پھر واضح کر دیا ہے۔ عالمی برادری کمیشن مقرر کرے جو اسرائیلی حملوں سے پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لے۔

2000- افراد کی بیرون سفر پابندی ختم

حکومت کی نئی ویزہ پالیسی ای سی ایل کے تحت 87 سیاستدانوں سمیت 2000- افراد کے بیرون سفر پر پابندی ختم کردی گئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ 210 سیاستدانوں پر پابندی ابھی بھی قائم ہے۔

فوجی حکومت کا ایک سال عوام کے تاثرات

لاہور، راولپنڈی اور کراچی میں عوام کی بڑی تعداد نے پرویز مشرف حکومت کی ایک سالہ کارکردگی پر ملے جلے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ رائے دینے والوں میں تاجر، چھوٹے صنعتکار، وکلاء، سیاسی و سماجی کارکن، دانشور، نوجوان اور خواتین شامل تھیں۔ انہوں نے موجودہ حکومت کی کامیابیوں کی تعریف کی اور ناکامیوں کو بھی اجاگر کیا۔ ایک سروے کے مطابق حکومت توقعات پوری کرنے میں ناکام رہی۔ اس حکومت کی خارجہ پالیسی امن و امان کی حالت اور معاشی حالات پاکستان کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ سروے میں اس قسم کے ملے جلے تاثرات شامل تھے۔

لیفٹیننٹ جنرل عزیز کی ترقی

پنجاب رجمنٹ مردان میں ایک تقریب میں کور کمانڈر لاہور لیفٹیننٹ جنرل عزیز خان کو پنجاب رجمنٹ کا کرنل کمانڈنٹ تعینات کیا گیا۔ پنجاب رجمنٹ کے خصوصی دربار سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاک فوج ملکی اتحاد، یکجہتی اور سالمیت کی باوقار قومی علامت ہے اور پنجاب رجمنٹ کا ہر افسر اور جوان اس باوقار قومی علامت کا پاسدار ہے۔ پنجاب رجمنٹ کے ہر افسر اور ماتحت نے بہادری اور جانثاری کی تابندہ روایات کو ہمیشہ زندہ رکھا ہے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 14 اکتوبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 20 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
اتوار 15-اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-39
سوموار 16-اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-48
سوموار 16-اکتوبر۔ طلوع آفتاب 6-10

دو سال سے پہلے الیکشن نہیں ہونگے

چیف ایگزیکٹو نے کہا ہے کہ دو سال سے پہلے الیکشن ہونگے نہ پارلیمنٹ بحال ہوگی۔ وہ سیاستدانوں سے مذاکرات کیلئے تیار ہیں مگر اتفاق رائے ممکن نہیں۔ جنرل مشرف نے ان خیالات کا اظہار حکومت کے قیام کے ایک سال مکمل ہونے پر بی بی سی کو دیئے گئے ایک خصوصی انٹرویو میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی جماعتیں بے حد منقسم ہیں۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ بھارت سے تعلقات خراب ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ ان کا فوجی پس منظر ہو سکتا ہے تاہم بھارت کو مختلف مواقع پر بات چیت کی جو پیشکش کی گئی ہے۔ اس کے جواب کا پاکستان کو اب بھی انتظار ہے۔

امریکہ کا سفارتخانہ چند دن کیلئے بند

امریکی بحریہ کے جنگی جہاز پر خودکش حملہ کے بعد یمنی دارالحکومت عدن میں برطانوی سفارتخانہ میں زبردست بم دھماکہ ہوا۔ ان واقعات کے فوراً بعد امریکہ نے پاکستان سمیت افریقہ، مشرق وسطی اور ایشیا کے 21 ممالک میں آئندہ ہفتے تک سفارتخانے بند کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ یہ اقدام یمن میں امریکی جہاز پر حالیہ حملے اور اسرائیل اور فلسطینیوں میں جاری جھڑپوں کے بعد ممکنہ امریکہ مخالف دہشت گردی کے حملوں کے پیش نظر کئے گئے ہیں۔

ویزا پالیسی میں اہم تبدیلیاں

وفاقی وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ حکومت نے ملک میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے فروغ اور بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی آمدورفت میں حائل رکاوٹوں کے خاتمے کیلئے ویزا پالیسی میں اہم تبدیلیاں کر دی ہیں جن کے تحت 44 ممالک میں پاکستانی سفارتخانے پاکستان آنے والے غیر ملکی سرمایہ کاروں اور تاجروں کو پاکستان کیلئے تین سالہ ملٹی پل ویزا جاری کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ بیرون ملک سے آنے والے سیاحوں کو پاکستان داخل ہونے پر متعلقہ امیگریشن حکام 30 دن کا ویزا فوری جاری کر سکیں گے۔

واپڈا کے دو افسر برطرف

واپڈا میں احتساب کا عمل تیز کر دیا گیا ہے واپڈا انٹیلی جنس کی رپورٹ میں واپڈا کے ڈائریکٹر ٹرانسپورٹ کامران یوسف کو 9 لاکھ روپے کی خوردبرد پر واپڈا ایکٹ کی دفعہ 17-ایف کے تحت ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ واپڈا ٹیلی کام کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر ملک ساجد حسین کو آؤٹ آف ٹرن ترقی لینے اور افسروں کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آنے پر ملازمت سے برخاست کر دیا گیا ہے۔

اسرائیل جارحیت نہ کرے۔ پاکستان

پاکستان اور ملائیشیا نے فلسطین کے علاقوں غزہ، رملہ

باقی صفحہ 7 پر

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ ویڈیو گیم۔ ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوہدری سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا۔ اصفہان۔ شجرکار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ
Phones: 042-6306163, 042-6368130
FAX: 042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12 نیو پارک لنکس روڈ لاہور متصل شیرٹن ہوٹل

سفید موتیا Rs. 1200
لینز کے ساتھ Rs. 3560
رہائش کی سہولت ہسپتال میں موجود ہے
معائنہ چشم بذریعہ جدید کمپیوٹر
رشید آئی ہسپتال
ویلکم روڈ رینالہ خورد
فون کلینک 04443-621371 رہائش 0442-512436

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر ہے)

پاک نیٹ لوکل انٹرنیٹ سروس اب ربوہ میں
انٹرنیٹ، ای میل کنکشن کے لئے بہترین سروس - پاک نیٹ
فوری کنکشن کے لیے رابطہ آفس >>> نیشنل کمپیوٹر کالج 23 - شکور پارک ربوہ
Ph:04524-212034

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر۔ ریفریجریٹر۔ ائرکنڈیشنر۔ ڈیزرٹ کولر۔ کوکنگ رینج۔ گیزر۔ ہیٹر۔ واشنگ مشین۔ مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر
فون 7223347-7239347-7354873
1۔ لنک میکلوڈ روڈ، جودھا مل بلڈنگ لاہور

کم ریٹوں میں کون
ذکی کراکری
(گولبازار) فضل عمر مارکیٹ ربوہ فون۔ رہائش 211751

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
جرمن سیل بند و کھلی ہومیو پوٹنسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، ٹکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں اور ڈراپر، پرچون و ہول سیل دستیاب ہیں۔
نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی، گولبازار۔ ربوہ

اکسیر معدہ
ہاضمے کا بہترین چورن جو تقریباً ستر جڑی بوٹیوں کا مرکب ہے۔ نہایت سریع الاثر ہے۔ خریدتے وقت تسلی کر لیں کہ یہ دواخانہ ہذا کا بنا ہوا ہے
قیمت -/60, 30/, 15
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون 211538

AMERICAN TRADERS (W.L.L.)
UNITED ARAB EMIRATES
We are supplying all kind of secondhand textile machinery to South Asian-fareastren and middle eastren countries since two decades.
We can also provide you services you need in U.A.E. while you are in Pakistan. We can assist you for all kind of import / export and other tradings.
Please Contact: Shaker Ahmad.
Tel: 00971-6-5334710 FAX: 00971-6-5334713
Mobile: 00971-50-6354262, Email: texmach@hotmail.com
Website: www.american-traders.net.ae
americantraders.bizland.com

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61